سلام

سیدالشعراء سید محمد حسن صاحب سالکؔ مرحوم

کہا شبیر نے، تا حشر ظلم اے آسماں کوئی ۔ اُٹھا رکھنا نہ اوروں کے لئے اب امتحاں کوئی
عبارت وہ، یہ تفسیریں، وہ سامت ہے، یہ ناطق ہیں ۔ بجز آل نبیؐ کیا سمجھے قرآں کی زباں کوئی
علیؑ کا شیر تنہا ہے، ہے سنّاٹا سرِ ساحل ۔ نہ لشکر ہے یہاں کوئی، نہ پہرا ہے وہاں کوئی
علی اکبرؑ تو اب رن میں فرس پر تھم نہیں سکتے ۔ کہیں کس سے کہ بڑھ کر کھینچ لے دل سے سناں کوئی
ہجومِ غم میں بھی، اللہ اکبر! تا بہ لب شہ کے ۔ نہ آیا شکوۂ بے التفاتیِ جہاں کوئی
زمینِ کربلا پر جب چھڑی جنگِ حق و باطل ۔ بجز قربانیِ سرورؑ نہ آیا درمیاں کوئی
لُٹے ہیں جس طرح اہل حرم بعدِ شہِ والا، ۔ نہیں لوٹا گیا ایسا جہاں میں کارواں کوئی
یہ نصرت اور یہ سن، ظلم گھبرا کر پکار اٹھا ۔ علی اصغرؑ کی جرأت کا نہ دیکھا بے زباں کوئی
حقیقت ہے، سُنے ہیں واقعاتِ کربلا جب سے ۔ بھلی لگتی نہیں کانوں کو غم کی داستاں کوئی
غمِ شبیرؑ نے اک بوند پانی کو یہ عزت دی ۔ نہ لگ پائی جہاں سے قیمت اشکِ رواں کوئی
وہ لرزی کربلا سالکؔ دل شبیرؑ کی صورت ۔ وہ تڑپا کھا کے پھل برچھی کا دل پر نوجواں کوئی

سلام

شاعر آلِ محمدؐ سید نواب افسرؔ لکھنوی

ہر دل کو تجھ سے ربطِ فراواں ہے اے حسینؑ ۔ تیرے لئے ہر ایک مسلماں ہے اے حسینؑ
سر اپنا دے کے رحمتِ باری خرید لی ۔ دامانِ مغفرت ترا داماں ہے اے حسینؑ
گزرا ہے کس طرح رہِ صبر و رضا سے تو ۔ جو نقشِ پا ہے، دیدۂ حیراں ہے اے حسینؑ
تیرے ثبات وصبر نے دی تھی جسے شکست ۔ اب تک وہ ظلم سر بہ گریباں ہے اے حسینؑ
رونے سے بزدلی نہیں آتی، خدا گواہ! ۔ جو اشکِ غم ہے، عزم کا طوفاں ہے اے حسینؑ
اپنی حیات اپنے مقاصد کو بخش دی ۔ یہ بھی تو ایک فتح کا عنواں ہے اے حسینؑ
احساں زمانے بھر پہ ہے دینِ رسولؐ کا ۔ دینِ رسولؐ پر ترا احساں ہے اے حسینؑ
اپنے لہو سے تو نے جلایا ہے جو چراغ ۔ وہ آندھیوں کی زد پہ فروزاں ہے اے حسینؑ
اللہ! ایک دل پہ ترے کتنے داغ ہیں ۔ سینہ نہیں ہے، گنجِ شہیداں ہے اے حسینؑ
بے امتیاز سارا زمانہ ہے فیض یاب ۔ کردار ہے کہ مہرِ درخشاں ہے اے حسینؑ
محروم کیوں رہے نگہِ التفات سے، ۔ افسرؔ ترا غلامِ ثنا خواں ہے اے حسینؑ